Open Access
Al Khadim Research Journal
Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235
ISSN (PRINT): 2710-0227

ARJICC, Vol: 2, Issue: 2,
July to September 2021
DOI: 10.53575/arjicc.u5-v2.2(21)69-79
http://arjicc.com/index.php/arjicc

اقبال کا نظریہ قومیت قرآن مجید کے تناظر میں

Iqbal's Ideology of Nationalism: A Quranic Perspective

Dr. Saeed Ahmed Bukhari*

Abstract
With regard to commonalities and unity, the communion of race, communion of home land and communion of languages are common. Islam abhors the differences of color, race, language and country, and bases its Ummah on the religious creed. The concept of oneness of Allah of the Muslims is cementing force for all Muslims and makes them dominant over all the nations of the world. No force of the World can sustain before it. The word "Nation" has been taken in broader sense of words. But in concept of nation, the word "Nation" has been called as Ummah of prophets. Islam has given the Muslims superiority to other nations. And it is distinction of Islam. Universality of Islam has been proved by Iqbal calling the entire Muslims universal and single nation.
Keywords: Theory of Nation, Iqbal and Theory of Nation, Quran and Theory of Nation.

اقوام و ملل کے عروج و زوال کے اسباب کی بہت سی جہتیں ہوتی ہیں، ان میں بنیادی جہت اس قوم کا نظریہ قومیت اور فلسفۂ قومیت ہے۔ یہی نظریہ کسی قوم کی نظریاتی اساس بن کر اس قوم کے افراد کیلئے قومی زندگی کے سفر میں راستوں اور ذرائع کے انتخاب میں معاون ہوتا ہے، اور ان راستوں پر گامزن ہونے سے حصول منزل سہل ہو جاتا ہے۔ یہ نظریہ اگر سطحی ہو تو اسکے ذریعے منزل کا حصول بھی ہمیں سطحی اور عارضی ذرائع کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ اگر وہ نظریہ عمیق اور کسی نظریاتی اساس کا حامل ہو تو اس کے حصول کے ذرائع بھی حق اور صداقت کی بلندیوں کے امین ہوتے ہیں۔ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کا نظریہ قومیت ارتقائی مراحل سے گزرنے کے بعد قرآن مجید اور سنت مطہرہ کے اصولوں سے ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔

لفظ قوم اردو لغت کے اعتبار سے '' آدمیوں کا گروہ خاندان، فرقہ، ذات اور نسل ہے۔''(۱)

کچھ لغات میں قوم کے معنی کچھ اس طرح ہیں۔

''انسانوں کی جماعت۔''(۲)

کہیں قوم کے معنی کو ملک کے باشندوں اور کہیں یکسانیت مذہب تک وسعت دی گئی ہے۔

''کسی ملک کے لوگ، کسی مذہب کے لوگ۔''(۳)

Nation کے لفظ کو انگلش میں قوم کے مترادف کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ پہلے پہل یہ لفظ کسی نسلی گروہ کیلئے استعمال ہوتا رہا اور انیسویں (۱۹) صدی تک سیاسی طور پر یکجا لوگوں کو قوم قرار دیا گیا۔

* Principal (R) Government Higher Secondary School Fazilpur, District Rajanpur.
Email: dr.saeedbukhari119@gmail.com

1. The word "Nation" is derived from Latin word “Nation" which means birth or race. In the seventeenth (17th) century the word nation was used to describe the French revolution, the term nation was used in the sense patriotism and sense 19th century this termconveys the ideal sense of politically free and independent people. (۴)

Nation کی تشریح Political Science کے مطابق ایسے لوگوں کا مجموعہ ہے جن کی زبان اور لہجہ ایک جیسا ہو۔ مشترکہ خطہ ہو۔ روایات اور رواج یکساں ہوں اور شعوری طور پر ایسا قانون بنا سکیں۔ جس سے مشترکہ مفادات کے حصول کے لیے ایک اقتدار اعلی حاصل ہو اور تمام چیزوں میں ایک وحدت ہو۔

2. A Nation consists of people sharing a common Language or dialect of a common Language, inhabiting in a fixed territory with common customs and tradition which may become sufficiently conscious to take on the aspect of law and who recognize common interest and a common need for a single sovereign. The idea is that there in exclamatory unity among all the things mentioned. (۵)

Earnest Barker کے نزدیک قوم ایسے افراد کے مجموعے کا نام ہے جو مشترکہ عقائد، خیالات، زبان، جذبات اور قومی روحانی قوت رکھتے ہوں اور مشترکہ ریاست بنانے کا ارادہ رکھتے ہوں یا اس اشتراک کا نتیجہ مشترکہ ریاست کی صورت میں ظاہر ہو۔

3. What constitute a nation is an instinct and sentiment, a sentiment of similarity and instinct of belonging to a same group. (۶)

Ropert Emerson نے ایک دوسرے سے ملحق طبقہ کو قوم قرار دیا ہے۔

مولانا ابوالعلی مودودی کے مطابق صرف مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد اسلام پر ہے باقی تمام اقوام مختلف قسم کے اشتراکات سے قوم کی تشکیل کرتے ہیں۔

مولانا ابوالاعلی مودودی کے مطابق صرف مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد اسلام پر ہے۔ باقی تمام اقوام مختلف قسم کے اشتراکات سے قوم کی تشکیل کرتے ہیں۔

یوں تو اشتراکات اور وحدت کی جہتیں بہت سی ہیں لیکن آغاز عہد تاریخ سے آج تک جتنی قومیں بنی ہیں ان سب کی تعمیر بجز ایک اسلامی قومیت کے حسب ذیل اشتراکات پر ہوئی ہیں اور میں چند دوسرے اشتراکات بھی بطور مددگار شریک ہوگئے ہیں۔

اشتراک نسل	اشتراک مرزبوم (وطنیت)
اشتراک زبان	اشتراک رنگ
معاشرتی اغراض کا اشتراک	نظام حکومت کا اشتراک (۷)

پیر کرم شاہ صاحب نے حضور اکرم ﷺ کی طرف سے قوم کی تشکیل کی بنیاد صرف اور صرف دین کو قرار دیا ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے اسلامی معاشرے (اسلامی قومیت) کی تشکیل کے لیے ان بنیادوں میں سے کسی بنیاد کو استعمال نہ فرمایا بلکہ رنگ، نسل، زبان اور وطن کے تمام امتیازات اور ان سے پیدا ہونے والی ہر نوع کی عصبیتوں کو باطل قرار دیا اور اپنی امت (قوم) کے اتحاد کی بنیاد فقط عقیدہ کو قرار دیا(۸)

علامہ اقبال نے جو قوم کا تصور پیش کیا اس میں ایک ارتقاء ہے پہلے پہل انہوں نے مغربیNationalism کے طرز پر قوم کی تشریح کی ہے جس کے مطابق جغرافیائی حدود ایک قوم کی تشکیل کرتی ہیں۔

ا۔ مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا(۹)

اس شعر کو بھی اگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو انہوں نے اس میں اتحاد وطن کی بنیاد پر صلح و آشتی کا پیغام دیا ہے نہ کہ سب کو ایک قوم قرار دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے قوم وملت کے لیے اتحاد وطن کو بنیاد قرار نہیں دیا۔

؎ نرالا سارے جہاں سے اس کو عرب کے معمار نے بنایا
بنا ہمارے حصار ملت کی اتحاد وطن نہیں ہے (۱۰)

اسی طرح دین کی بنیاد پر نظریہ قومیت کی وسعت کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا ہے۔

؎ چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا(۱۱)

علامہ اقبال نے علی گڑھ یونیورسٹی میں اپنے مضمون بعنوان " ملت بیضاء پر ایک عمرانی نظر " میں صراحتا نظریہء قومیت کو مغربی قومیتNationalism سے جدا طور پر پیش کیا ہے۔

اسلام میں قومیت کا مفہوم خصوصیت کے ساتھ چھپا ہوا ہے اور ہماری قومی زندگی کا تصور اس وقت تک ہمارے ذہن میں نہیں آسکتا جب تک ہم اصول اسلام سے پوری طرح باخبر نہ ہوں بالفاظ دیگر اسلامی تصور ابدی گھر، وطن ہے جس میں ہم اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو نسبت انگلستان سے انگریزوں اور جرمنی سے جرمنوں کو ہے۔ وہ نسبت اسلام سے ہم مسلمانوں کو ہے۔ جہاں اسلامی اصول یا خدا کی رسی ہمارے ہاتھوں سے چھوٹی وہاں ہمارا شیرزہ بکھر گیا۔(۱۲)

علامہ اقبال نے وطن کی بنیاد پر قوم کے تصور کو رد کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر اس کو مان لیں تو پھر مسلمانوں کو کسی بھی دوسرے ملک کی قومیت کا حق نہیں ہے، منظوم کلام میں انہوں نے اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

؎ ہے اگر قومیت اسلام پابند مقام
ہند بنیاد ہے اس کی، نہ فارس ہے، نہ شام(۱۳)

علامہ اقبال نے جغرافیائی قومیت کو بت پرستی قرار دیا ہے۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے

جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

یہ بت کہ تراشیدہ تہذیب نوی ہے

غارت گر کاشانہء دین نبوی ہے

بازو تیرا توحید کی قوت ہے قوی ہے

اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے

گفتار سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے

ارشاد نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے

اقوام میں مخلوق خدا بٹتی ہے اس سے

قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے (۱۴)

مسلمانوں کا نظریہ توحید ایک فاتح عالم قوت ہے جس کے آگے دنیا کی کوئی قوت ٹھہر نہیں سکتی۔ یہ ایک یسا نظریہ ہے جو دریاؤں اور موجوں سے سیر اب ہونیکی بجائے موجوں اور گردابوں سے دست و گریباں ہونا سکھاتا ہے۔

علامہ اقبال نے قوم کو امت اور ملت کا نام دیا ہے جو کہ لفظ قوم سے زیادہ وسعت رکھنے والا تصور ہے۔

"نئے سکول کے مسلمانوں کو معلوم ہوگا کہ یورپ جس قومیت پر ناز کرتا ہے وہ محض بودے اور سست تاروں سے بنا ہوا ایک ضعیف چیتھڑا ہے۔ قومیت کے اصول حقہ صرف اسلام نے ہی بنائے ہیں جن کی پختگی اور پائیداری مرور ایام واعصار سے متاثر نہیں ہو سکتی"۔(۱۵)

علامہ اقبال نے دین کو قومیت کی بنیاد قرار دیا ہے۔ رنگ و نسل، زبان، اشتراک مقاصد اور جغرافیائی حد بندی کی بجائے دین زیادہ اہم ہے۔ اقبال کسی خاص قوم یا ملت کا عاشق نہیں وہ اسلام کا عاشق ہے خواہ وہ کہیں بھی پایا جائے۔(۱۶)

قرآن مجید میں قومیت کا تصور

کہیں لفظ قوم قبیلے یا خاندان کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔

یا ایھا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکو نوا خیرا منھم۔ (۱۷)

ترجمہ:۔اے اہل ایمان نہ تمسخر اڑایا کرو مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کا، شاید وہ ان مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں۔ (۱۸)

کہیں قرآن مجید نے اشتراک عمل کی بنیاد پر لوگوں کو ایک قوم قرار دیا۔

فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین(۱۹)

ترجمہ:۔ سو تو ہی ہمارے اور اس بے حکم قوم کے درمیان فیصلہ فرمادے۔(۲۰)

کہیں فاسقین کو ایک قوم قرار دیا ہے۔ تو کہیں عابدین کو ایک قوم قرار دیا ہے۔

ان فی ھذا لبلغا لقوم عبدین (۲۱)

ترجمہ:۔ بے شک اس قرآن مجید میں قوم عابدین کے لئے بڑی تبلیغ ہے۔(۲۲)

اسی طرح علم کے متلاشی لوگوں کو ایک قوم قرار دے دیا ہے۔

كذلك نفصل الا يت لقوم يعلمون - (۲۳)

ترجمہ:۔ اسی طرح اللہ تعالی نے اپنی آیات سمجھنے والوں کے لیے کھول کر بیان فرماتا ہے۔(۲۴)

اللہ تعالی نے قوم کے لفظ کو انبیاء علیھم السلام کی امتوں کے لیے استعمال فرمایا ہے۔ کہ ایک نبی کی امت ہوتے ہوئے سارے لوگ قوم قرار پاتے ہیں۔ ان میں سے جو فرمابرداری کی روش اپناتے ہیں۔ وہ دنیا اور آخرت میں قوم ہونے کی اعزاز سے سرفراز ہوتے ہیں اور جو نافرمانی کی روش اختیار کرتے ہیں وہ اس اعزاز سے محروم کردیے جاتے ہیں۔

6- ولقد أرسلنا نوحا إلى قومه (۲۵)

ترجمہ:۔ اور ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔(۲۶)

نوح علیہ السلامؑ، لوط علیہ السلامؑ اور صالحؑ علیہ السلام کے امتیوں کو قوم قرار دیا گیا ہے۔

كذبت قوم لوط نالمرسلين (۲۷)

ترجمہ: لوط علیہ السلام کی قوم نے انبیاء علیھم السلام کو جھٹلایا۔(۲۸)

اللہ تعالی نے کفار کے سرداروں اور ان کے پیروکاروں کو قوم قرار دیا ہے۔

الى فرعون و قومه انهم كانوا قوما فاسقين -(۲۹)

ترجمہ) : جائیں ان کے پاس) جو فرعون کی قوم ہیں کیا نہ ڈریں گے۔(۳۰)

اللہ تعالی نے کفار کو مجموعی طور پر ایک قوم قرار دیا ہے۔

فبعدا لقوم لا يؤمنون - (۳۱)

ترجمہ:۔ تو دور ہوں بے ایمان قوم کے لوگ۔(۳۲)

اللہ تعالی نے تمام اہل ایمان کو ایک قوم قرار دیا ہے۔

ان فى ذلكم لايت لقوم يومنون- (۳۳)

ترجمہ:۔ اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے۔(۳۴)

قرآن مجید نے لفظ قوم کے استعمال سے قوم کی مختلف تعریفوں کو سمجھنا آسان بنادیا ہے۔

ا۔ قوم کا اطلاق کسی خاندان قبیلے یا مشترکہ نسب والے افراد پر ہوتا ہے۔ جو لازماً ایک ہی زبان بولتے ہیں۔ اور عموماً ایک ہی جغرافیائی خطے میں قیام پذیر ہوتے ہیں۔

۲۔ قوم کا اطلاق کسی مخصوص جغرافیائی حدود میں قیام پذیر افراد پر کیا گیا

۳۔ قوم کا اطلاق خاص طور پر کسی نبی علیہ السلام کی امت پر کیا گیا اور ان کے مخالفین کفار کے آئمہ اور ان کے پیروکاروں پر بھی کیا گیا۔ یعنی ان افراد کے مجموعے کو قوم قراد دیا گیا جن کا دین مشترک ہوں۔ عقائد و نظریات، معاشرت، تہذیب و تمدن اور روایات و اقدار بھی مشترک ہوں۔

علامہ اقبال نے قوم کے متعلق اپنے نظم اور نثر کے کلام میں جو کچھ پیش کیا ہے اگر اسے بنظر عمیق دیکھا جائے تو وہ قوم کے متعلق ایک نظریہ رکھتے ہیں اور اس کو انہوں نے بڑی شرح وبسط کے ساتھ واضح کیا ہے ساتھ ہی اگر قرآن مجید میں جن مفاہیم میں لفظ قوم کو استعمال کیا گیا ہے ان کو جمع کر کے لیا جائے تو ایک اور نکتہ بھی ابھر کر سامنے آتا ہے کہ علامہ اقبال نے قران کا بھی گہرا مطالعہ کیا ہے اور اس سے متاثر ہو کر اس نے قوم کے تصور کی تشریح کی ہے قوم کی تشکیل بہت سے عناصر سے مل کر ہوتی ہے کہیں وطنیت ہے، جس سے مراد جغرافیائی حد بندی ہے اس کے مطابق کسی جغرافیائی خطے میں رہنے والے لوگ بلا تفریق رنگ ونسل اور مذہب وملت ایک قوم قرار پاتے ہیں لیکن اس نظریہ قومیت کو علامہ اقبال نے بت پرستی قرار دیا ہے جس سے ایک جغرافیائی حد بندی ایک بت ہے اور نظریہ کے قائل اس بت کے پجاری ہیں۔

اس نظریہ کے پودے کو مغرب نے لگایا اور مغرب نے ہی اس کی آبیاری کر کے اسے اتنا تناور درخت بنادیا کہ اس سے دوسری اقوام بھی متاثر ہوئیں۔ ان کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی متاثر ہوئے۔

اس نظریہ پر اپنی قوم کی عمارت استوار کرنے کے بعد مسلمانوں کو اجتماعیت سے ہاتھ دھونے پڑے اور مسلمانوں کو اس نظریہ کی بھینٹ چڑھا کر اجتماعیت سے محروم کر دیا گیا نتیجتاً مسلمان خلافت کی صورت میں اجتماعیت سے محروم ہو کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ کر جغرافیائی قومیت کے گیت الاپنے لگے۔ اس کے علاوہ دوسرے اشتراکات میں سے اشتراک زبان بھی ہے جسے قومیت کی علامت ٹھہرایا جارہا ہے یہ بھی ایک تنگ دامان سا تصور قومیت ہے جو مزید ٹکڑے کرنے کے لیے استعمال ہو سکتا ہے نہ کہ اتحاد کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس طرح مزید سمیٹا جائے تو قومیت بالآخر ایک قبیلہ اور مشترکہ نسب میں سمٹ کر رہ جاتی ہے۔

علامہ اقبال نے قومیت کو ملت اور امت کے مترادف قرار دیا ہے۔ انہوں نے قومیت کی بنیاد انسان کے اعتقادات کو قرار دیا ہے۔

ان کے قوم پر مباحث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ ان کے نزدیک قومیت کی مضبوط ترین بنیاد ان کا دین ہے، خاص طور پر مسلمان کہ جن کی آبادی پورے عالم پر کثرت سے موجود ہے ان کے اتحاد کی بنیاد صرف اتحاد دین سے ہے جس کی وجہ سے پوری دنیا میں بکھرے ہوئے ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے ایک ہی قومیت کے دھاگے میں پرویا ہوا محسوس کرتے ہیں۔

علامہ اقبال کے نزدیک کسی قوم کے عروج وزوال کا پہلا تعین اس کے نظریہ قومیت سے ہو جاتا ہے اس نظریہ قومیت کے مفہوم کی وسعت یا تنگ دامانی اس قوم کے عروج یا زوال کا تعین کرتی ہے۔ نظریہ قومیت کسی قوم کے جسد کے لیے روح کی حیثیت رکھتا ہے۔

مسلمانوں کی شان و شوکت کے اظہار کے لیے قرآن مجید نے قوم کا ذکر امت کے لفظ سے کیا ہے اور اس کی شان و شوکت پر قران مجید کی آیت رہتی دنیا تک دلیل کا کام دے گی۔

کنتم خیرا امت اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکروتومنون با اللہ (۳۵)

ترجمہ: اے مسلمانو! تم نیک جماعت ہو جو (لوگوں کی) بھلائی کے لیے پیدا کیے گیے ہو نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو (۳۶)

خیر امتہ کے الفاظ اس امت (قوم) کے لیے جس شان و شوکت کا اظہار کر رہے ہین سر بزم آب و گل ایسی عظمت کا تصور کوئی پیش کر ہی نہیں سکتا۔

آیت پاک کا اولین مصداق اہل بیت عظام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں جنھوں نے اس آیت کے معانی کا عرفان حاصل کیا۔ انہوں نے بے مائیگی کی خاک سے بلند ہو کر آسمان رشد کے ستاروں کا روپ دھار لیا۔ اور خیر امتہ کی شرط امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشغول ہو گئے۔ نتیجتاً دنیا کی کوئی قوم ایسی نہ تھی جو ان کی ہمت کے طوفان کی موجوں میں خس و خاشاک کی طرح نہ بہہ گئی ہو بلکہ ان کی قائم کردہ مملکت میں اس قدر استحکام آگیا کہ خلافت کے ملوکیت میں بدل جانے کے بعد بھی دنیا پر ان کی عظمت کا رعب طاری رہا اور وہ مسلمانوں کو نیچا دکھانے سے قاصر رہے۔

لمحہ فکریہ یہ ہے کہ اگر حضور انور ﷺ ہر خطے اور ہر زمانے کے لیے نبی ہیں تو امت کیوں خیر امتہ کے تاج سے محروم ہو گئی ہے اس لیے کی اس کی بنیاد میں نقص آگیا۔ اس کا نظریہ قوم ہر خطے اور ہر زمانے کے لیے نہ رہا ہے۔ ہم اگر اسی ملک پاکستان پر ہی غور کر لیں تو ہم نے نظریہ کی بنیاد پر ملک تو حاصل کر لیا لیکن آج تک ہم میں خواص سے لے کر عوام تک خیر امتہ ہونے کا شعور ہی پیدا نہیں ہوا۔ ہم نے ہر سطح پر دین کی راہ مستقیم سے انحراف کر لیا۔ ہدایت کی حبل اللہ کو چھوڑ دیا ہے اور توکل علی اللہ کی بنیان مرصوص کو گرا کر کعبہ دل میں خواہشات کے بت سجا لیے۔

ہمیں اپنی بقا کے لیے اور قوموں کی صف میں آبرومندانہ زندگی گزارنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم پوری امت مسلمہ میں خیر امتہ کا شعور پیدا کریں۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کم از کم پاکستانیوں کے اندر تو اس احساس کی آبیاری کریں کہ افراد قوم نہ صرف اپنی ذاتی اغراض قربان کرنے کے لیے تیار ہو جائیں بلکہ جان تک قوم کی عظمت کے لیے پیش کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

؎ وجود افراد کا مجازی ہے، ہستی قوم ہے حقیقی
فدا ہو ملت پہ یعنی آتش زن طلسم مجاز ہو جا (۳۷)

اس نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے یہ ضروری ہے ایک جامع پالیسی مرتب کی جائے جس کے اندر رہتے ہوئے قوم میں تعلیم اور میڈیا کے ذریعے ایک باوقار قوم ہونے کا شعور بیدار کیا جائے۔ اگر ہم یہ کام نہ کر سکے تو ہمارے اغیار دشمن، دوستی کے رنگ میں میں ایسی پالیسی ہم پر مسلط کرتے رہیں گے کہ جس سے ہمارے اور پوری عالمی برادری کے اندر یہ غلط فہمی مزید پختہ ہو جائے گی کہ مسلمان ایک دہشت گرد قوم ہیں۔

؎ وائے قومے کشتہ تدبیر غیر

کار او تخریب خود تعمیر غیر (۳۸)

ہمارے قومی تدبر کی کمی اور تدبیر غیر کی کارستانی ہے کہ آج مسلم کے ساتھ دہشت گرد کا نام چسپاں کر دیا گیا ہے۔اس کے پیچھے یہ سوچ کار فرما ہے کہ مسلم ذرخیز ذہن جو نیوکلیئر توانائی تک رسائی حاصل کر چکا ہے اسے ترقی سے نہ صرف روکا جائے بلکہ پیچھے دھکیل دیا جائے۔

ہمارے اس قومی شعور کے خاتمے کا یہ نتیجہ ہے کہ ہمارا گراں قدر انسانی سرمایہ Human Capital ملک و قوم پر قربان ہونے کی بجائے زوال ملک و قوم کا سبب بن رہا ہے۔ کاش ہمارے حکمران، دانشور، ماہرین تعلیم اور ہمارے سیاستدان مل بیٹھ کر سر جوڑ کر اس مسئلے کا حل دریافت کر سکیں۔

ہماری بقاء صرف اسلامی قومیت کے تصور میں ہے اگر ہم جغرافیائی قومیت Territorial Nationalism کو بنیاد بنالیں تو اس ملک کا جواز بھی ڈھونڈنے سے نہیں ملتا۔ کیونکہ اگر ہم اس تصور کو مان لیتے تو عظیم ہندوستان کی صورت میں متحد رہ سکتے تھے۔اس کے علاوہ Nationalism کے اس جدید تصور میں اشتراک زبان ایک اہم عنصر ہے جو پاکستان میں بالکل ناپید ہے۔

اس تصور کا ایک عنصر اشتراک نسل ہے جب کہ اس ملک کا ایک شہر بھی ایسا نہیں جس میں ایک ہی نسل کے لوگ آباد ہوں اسی طرح صرف اور صرف ایک اسلام ہی قدر مشترک ہے جس کو بطور دین نہ کہ بطور مذہب پیش کیا جائے کیونکہ یہاں جو فرقہ واریت کا بیج بویا گیا وہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اور اس کے زیر اثر اس ملک میں دہشت گردی کی تعلیم دینا آسان ہو جاتا ہے۔

نئی نسل کے اندر مسلم قومیت کا ایسا تصور اجاگر کرنے کی ضرورت ہے جو فرقہ پرستی سے دور، نفاق بین مسلمین سے عاری اور اخوت بین المسلمین کا حامل ہو۔ اے بارالہ

؎ بھٹکے ہوئے آہو کو، پھر سوئے حرم لے چل

اس شہر کے خو گر کو پھر وسعت صحرا دے

اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو

وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو

سینوں میں اجا گر کر، دل صورت مینا دے (۳۹)

اسلامی قومیت کے تصور کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ اس امت کا کوئی مشترکہ راہنما ہو۔ یہی علامہ اقبال کا شکوہ ہے اپنی قوم سے

بکارے نظام او چہ گویم

قومی دانی کہ ملت بے امام است (۴۰)

حوالہ جات

(1)۔ مولوی سید احمد علی۔ فرہنگ آصفیہ۔ اردو۔ سائنس بورڈ 1299 اپر مال لاہور

(2)۔ محمد عبداللہ خان خویشگی۔ فرہنگ عامرہ۔ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد ۱۹۸۹

(3)۔ مہذب لکھنوی۔ مہذب اللغات۔ نظامی پریس، وکٹوریہ سٹریٹ لکھنو ۱۹۷۵

(4) Shafique Ali Khan Dr. :-Two Nation Theory-Royal Book Company, P.O. Box No. 7737Karachi (1985)3۔

(5) Roger Seraiton - A Dictionary of Political Thought The Macmillion London.

(6) Bertrand Russell, Political Ideas George Allen London: Unwin Ltd. (1968)

(7) ابو الاعلی مودودی۔ مسئلہ قومیت مکتبہ تعمیر انسانیت۔ ۱۹۸۵ ص ۹ تا ۱۰

(8) کرم شاہ پیر الازہری - ضیاء النبی۔ ضیاء القرآن۔ پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ج: ۲ ص ۱۱۸۵

(9) محمد اقبال ڈاکٹر علامہ - بانگ درا۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ ۲۰۰۵ء۔ ص ۸۳

(10) ایضا۔ ص ۱۳۶

(11) ایضا۔ ص ۱۵۹

(12) عبد الحمید ڈاکٹر - اقبال بحیثیت مفکر پاکستان۔ اقبال اکیڈمی 144 میکلوڈ روڈ لاہور۔ ص ۹۰

(13) محمد اقبال ڈاکٹر علامہ - بانگ درا۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ ۲۰۰۵ء۔ ص ۱۴۷

(14) ایضا۔ ص ۱۶۰۔ ۱۶۱

(15) نیاز الدین خان۔ مکاتیب اقبال۔ اقبال اکیڈمی پاکستان لاہور۔ ۱۹۸۶ء۔ ص ۲۸

(16) عبد الحکیم خلیفہ۔ فکر اقبال۔ آر آر پرنٹرز لاہور ۲۰۱۳ء۔ ص ۱۰۵

(17) القرآن: الحجرات ۴۹: ۱۱

(18)۔ کرم شاہ پیر الازہری۔ جمال القرآن۔ ضیاء القرآن۔ پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص ۸۴۴

(19)۔ القرآن۔ المائدہ ۵: ۲۸

(20)۔عبدالماجد دریاآبادی- تفسیر ماجدی تاج کمپنی کراچی۔ ص۲۴۶-

(21)۔القرآن ۲۱: ۱۰۴

(22)عبدالماجد دریاآبادی- تفسیر ماجدی۔ ص۲۴۶-

(23)۔القرآن۔الاعراف ۷: ۳۲

(24)۔فتح محمد جالندھری- ترجمہ قرآن مجید تاج کمپنی کراچی۔ ص ۱۵۶

(25)۔القرآن۔المومنون ۲۳: ۲۳

(26)۔فتح محمد جالندھری- ترجمہ القرآن۔ ص۳۳۸

(27)۔القرآن۔الشعرآء ۲۶: ۱۶۰

(28)۔شاہ عبدالقادر دہلوی۔ موضح القرآن مدینہ پبلیکیشنز الفصیل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ ص ۳۳۷

(29)۔القرآن۔النمل ۲۷: ۱۲

(30)۔احمد رضاخان - ترجمہ قرآن مجید ص ۵۳۱

(31)۔القرآن۔المومنون ۲۳:

(32)۔شاہ عبدالقادر۔ موضح القرآن۔ ص ۳۱۳

(33)۔القرآن۔الانعام ۶: ۹۹

(34)۔طاہر القادری ڈاکٹر- عرفان القرآن۔ منہاج القرآن پبلیکیشنز ماڈل ٹاؤن لاہور۔ ص ۲۰۹

(35)۔القرآن۔آل عمران ۳: ۱۱۰

(36)۔شاہ عبدالقادر دہلوی- موضح القرآن۔ ص ۵۸: ۵۹

(37)۔محمد اقبال ڈاکٹر۔ بانگ درا شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔۲۰۰۵۔ ص ۱۲۰

(38) ۔ محمد اقبال ڈاکٹر علامہ۔ مثنوی پس چہ باید کرد شیخ غلام علی اینڈ سنز۔۲۰۰۵۔ ص ۲۶

(39)۔محمد اقبال ڈاکٹر۔ بانگ درا شیخ غلام علی اینڈ سنز۔۲۰۰۵۔ ص ۲۱۲—۲۱۳

(40)۔محمد اقبال ڈاکٹر۔ارمغان حجاز۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز۔۱۹۷۵ ۔ ص ۳۲

References

(1). Molvi Syed Ahmed Ali. Farhang Asfia. Urdu. Science Board 1299 Upper Mall Lahore
(2). Muhammad Abdullah Khan Khaweshgi. Farhang Amrah. Muqtadra Qaoumi Zaban Islamabad 1989
(3). Mohazib Lakhnavi. Mohazib ul lughat. Nizami Press, Victoria street Lakhnow 1975

(4). Two Nation theory-Shafique Ali Khan Dr., Royal Book Company, P.O. Box No. 7737 (1985) 3. Karachi
(5). Roger Seraiton - A Dictionary of Political Thought. The Macmillion London
(6). Bertrand Russell, Political Ideas George Allen London: Unwin Ltd. (1968)
(7). Abul Aala Maoudodi. Masaeala e Qaoumiyat. Maktaba Tameer e Insaniyat. 1985 suad 9 to 10
(8). Karam Shah Peer Al-Azhari- Zia Un Nabi – Zia ul Quran Publications. Gunj Bakhsh Road Lahore Jeem:2Safha1185
(9). Muhammad Iqbal Dr. Allma. Bang e Dara. Sheikh Gulam Ali and Sons.2005.Safha 83
(10). Aizan. Safha 136
(11). Aizan. Safha 159
(12). Abdul Hameed Doctor. Iqbal Bahaisyat Mufakir e Pakistan. Iqbal Academy 144 Mcleoad Road Lahore. Safha 90
(13). Muhammad Iqbal Dr. Allama. Bang e Dara. Sheikh Ghulam Ali and Sons. 2005. Safha 147
(14). Aizan. Safha 160-161
(15). Niaz Ud Din Khan. Makateeb e Iqbal. Iqbal Aacademy Pakistan Lahore. 1986. Safha 28
(16). Abdul Hakeem Khalifa. R R Printers Lahore 2013. Safha 105
(17). Al Quran: Al Hjrat 49: 11
(18). Karam Shah Peer Al Azhari. Jamal ul Quran. Zia ul Quran. Publications Gunj Baksh Road Lahore. Safha 844
(19). Al Quran. Almaeda 25:5
(20). Abdul Majid Darya Abadi. Tafseer Majdi Taj Company Karachi. Safha 246.
(21). Al Quran 21: 104
(22). Abdul Majid Darya Abadi. Tafeer Majdi. Safha 246
(23). Al Quran. Al Aaraaf 7: 32
(24). Fateh Muhammad Jalindhari. Tarjama Quran e Majeed Taj Company Karachi. Safha 156
(25). Al Quran. Al Moomnoon 23: 23
(26). Fateh Muhammad Jalindhari. Tarjma tul Quran. Safha 338
(27). Al Quran. Alshura 26: 120
(28). Shah Abdul Qadir Dehlvi. Mozah Al Quran Madina Publications Alfaisal Market Urdu Bazaar Lahore. Safha 337
(29). Al Quran. Al Namal 27: 12
(30). Ahmaed Raza Khan. Tarjama Quran e Majeed. Safha 531
(31). Al Quran. Almominoon 23:
(32). Shah Abdul Qadir. Mozah Al Quran. Safha 313
(33). Al Quran. Al Anaam 6: 99
(34). Tahir Ul Qadri Dr. Irfan ul Quran. Minhaj ul Quran Publications Model town Lahore. Safha 2099
(35). Al Quran. Aal e Imran 3:110
(36). Shah Abdul Qadir Dehlvi. Mozah Al Quran. Safha 58-59
(37). Muhammad Iqbal Dr. Bang e Dara. Sheikh Ghulam Ali and Sons. 2005. Safha 120
(38). Muhammad Iqbal Dr. Allama. Masnavi pas chah bayad kurd. Sheikh Ghulam Ali and Sons. 2005. Safha 26.
(39). Muhammad iqbal Dr. Bang e Dara. Sheikh Ghulam Ali and Sons. 2005. Safha 212-213
(40). Muhammad Iqbal Dr. Armaghan e Hijaz. Sheikh Ghulam Ali and Sons. 1975. Safha 32